Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۷ احسان ۱۳۵۱ ہش، ۷ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶- احسان- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

پہلے کی نسبت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفاء عطاء فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل التبشیر مطلع فرماتے ہیں کہ:- فجی کے ایک بہت مخلص احمدی دوست مکرم حاجی عبد اللطیف صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں وہ بغرض علاج نیوزی لینڈ بھی گئے۔ مگر تاحال بیماری بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

فضل عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہونے والی طالبات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال فارم نہیں چھپوائے گئے طالبات سادہ کاغذ پر داخلہ کی درخواست بھجوا دیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

محترم مولوی تاج دین صاحب لائل پوری سابق ناظم دار القضاء عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ اب کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا کریں۔

سالانہ کانووکیشن جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ عطائے اسناد و تقسیم انعامات انشاء اللہ العزیز ۱۱ رجون بروز اتوار بوقت صبح ۹ بجے منعقد ہوگا۔ ریہرسل ۱۰ رجون بوقت پانچ بجے شام ہوگی۔ جن طالبات کو گاؤن اور ہڈ کی ضرورت ہو وہ جامعہ نصرت کے دفتر میں اطلاع دے دیں۔ ریہرسل میں شمولیت لازمی ہے۔

(پرنسپل)

معلمین وقفِ جدید توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کا داخلہ انشاء اللہ تعالیٰ موسمی تعطیلات کے بعد ماہ ستمبر میں ہوگا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ لیکن ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام نے جادۂ اعتدال پر قائم رہنے کی تعلیم پیش کی ہے

ایک سچا مسلمان نہ مغضوب ہوتا ہے اور نہ گمراہ، وہ صراطِ مستقیم پر قائم رہتا ہے

”اسلام اعتدال پر واقع ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تعلیم بھی اعتدال کی دی ہے۔ اور مغضوب اور ضالّین سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ ایک سچا مسلمان نہ مغضوب ہو سکتا ہے نہ ضالّین کے زمرہ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مغضوب وہ قوم ہے جس پر خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکا چونکہ وہ خود غضب کرنے والے تھے۔ اس لئے خدا کے غضب کو کھینچ لائے۔

غضب کی کیفیت قوتِ سبعی سے پیدا ہوتی ہے اور ضلالت وہمی قوت سے پیدا ہوتی ہے اور وہمی قوت حد سے زیادہ محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ بیجا محبت والا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ حبّك الشيئ يعمى ويصم اس کا مبداء اور منشاء قوتِ وہمی ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ چادر کو بیل سمجھتا ہے اور رسّی کو سانپ بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شاعر نے اپنا معشوق ایسا قرار نہیں دیا جو دوسروں سے بڑھ کر نہ ہو۔ ہر ایک کے واہمہ نے نئی تصویر ایجاد کی ہے۔

قوتِ بہیمی میں جوش آ کر انسان جادۂ اعتدال سے نکل جاتا ہے چنانچہ غضب کی حالت میں درندہ کا جوش بڑھ جاتا ہے۔ مثلاً کتا پہلے آہستہ آہستہ بھونکتا ہے پھر کوٹھا سر پر اٹھا لیتا ہے۔ آخر کار درندے طیش میں آ کر نوچتے اور پھاڑ کھاتے ہیں۔ یہود نے بھی اسی طرح ظلم و تعدّی کی بُری عادتیں اختیار کیں اور غضب کو حد تک پہنچا دیا، آخر خود مغضوب ہو گئے۔ قوّت وہمی کو جب استیلاء ہوتا ہے تو انسان رسّی کو سانپ بناتا اور درخت کو ہاتھی بتلاتا ہے اور اس پر کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ یہ قوّت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی واسطے عیسائی مذہب اور بُت پرستی کا بڑا سہارا عورتیں ہیں۔ غرض اسلام نے جادۂ اعتدال پر رہنے کی تعلیم دی۔ جس کا نام الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۶، ۴۷)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کیلئے اسلام کا جُوا گردن پر رکھنا اور قربانیوں کو بشاشت سے قبول کرنا ضروری ہے

ہم جان، مال، وقت، خواہشات اور عادات کی انتہائی قربانی دیئے بغیر اسلام کی آخری فتح کو قریب نہیں لا سکتے

لجنہ اماء اللہ انگلستان کے اجتماع سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ یورپ کے دوران لندن میں ۱۲ ر ظہور ۱۳۴۶ ہش مطابق ۱۲ ر اگست ۱۹۶۷ء کو لجنہ اماء اللہ انگلستان سے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

آپ صرف مستورات ہی نہیں ہیں بلکہ احمدی مستورات ہیں۔ اس طرح آپ پر دوہری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں، ایک وہ ذمہ داریاں جو ہر انسان پر اور انسانوں میں سے ہر عورت پر انسان ہونے کی حیثیت سے فطرتِ انسانی عائد کرتی ہے، دوسرے وہ ذمہ داریاں جو اسلام نے ان عورتوں پر عائد کی ہیں، جو اسلام کی طرف خود کو منسوب کرتی ہیں۔ اور جن کی وضاحت سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی تحریرات اور تقاریر و ملفوظات میں کی ہے۔

جس زمانہ میں اس وقت آپ زندگی گزار رہی ہیں اور خصوصاً وہ زمانہ جس میں آپ کی موجودہ نسلیں داخل ہونے والی ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں انسانیت کے لئے اور احمدیت کے لئے ایک

نہایت ہی نازک زمانہ

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے بڑی بشارتیں عطا کی ہیں۔ مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق قرآن کریم میں عظیم بشارتیں پائی جاتی ہیں اور اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس زمانہ کو بڑا بابرکت زمانہ قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ وہ زمانہ ہے جس کے متعلق یہ مقدّر ہے کہ اسلام دنیا میں اس رنگ میں غالب آئے گا کہ پھر دُنیا کی کوئی مادّی طاقت یا کوئی دُنیا کا جھوٹا فلسفہ یا دُنیا کا کوئی پُرانا مذہب اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہیں سکے گا۔

ان بشارتوں کے علاوہ آپ میں سے ہر ایک کے متعلق اگر وہ سچی مومنہ بن جائے، اگر وہ سچی مسلمہ خدا کی نگاہ میں ٹھہرے، اگر وہ حقیقی احمدی عورت ہو تو اللہ تعالےٰ نے اس قدر عظیم اور اسقدر پیاری بشارتیں دی ہیں کہ جب انسان ان پر غور کرتا ہے تو ایک طرف اپنی کم مائیگی کو دیکھتے ہوئے حیران رہ جاتا ہے اور دوسری طرف اُن بشارتوں پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل اور اسکی برکت اور اس کی مغفرت کی وجہ سے اس کا سر اپنے ربّ کے حضور جھک جاتا ہے۔

اس وقت جس زمانہ میں ہماری جماعت داخل ہو رہی ہے اُس کے آئندہ بیس اور تیس سال جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے ہمارے لیئے بڑے ہی نازک ہیں۔ آپ نے دو فیصلوں میں سے

ایک فیصلہ کرنا ہے

دنیا میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے آپ کو نوازا ہے، عزّت دی ہے، مال دیا ہے، آرام دیا ہے۔ آپ اگر چاہیں تو دنیوی عزّتوں کو اور دنیوی اموال کو اور دنیوی وجاہتوں کو اور دنیوی آراموں کو اپنے لئے پسند کرلیں اور اس کے نتیجہ میں جو دین کا انعام ہے یا قربانیوں کے بعد جو دنیوی آرام کا وعدہ دیا گیا ہے اور جن نعمتوں کا اگلے جہان میں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے اس سے خود کو اور اپنی نسلوں کو محروم کرلیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو اس مختصر سی زندگی اور اس کے آرام اور اس کی عزّت اور اس کے عیش کو خدا کی راہ میں قربان کردیں۔ اور اپنے ربّ سے یہ اُمید رکھیں کہ وہ اِس دُنیا میں بھی آپ کو، آپ کی نسلوں کو اور اُس دنیا میں بھی آپ کو اور آپکی نسلوں کو اپنی رضاء کی جنّتوں میں داخل کرے گا، اور ان وعدوں کو آپ کے لئے اور آپ کی نسل کے لئے پورا کرے گا، جو وعدے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں۔

مَیں نے آج بچیوں اور بچّوں سے بات کرتے ہوئے انہیں اس طرف متوجہ کیا تھا کہ تم اپنے ماں باپ سے جاکر یہ کہو کہ تم نے ایک حد تک اپنی زندگی آرام میں گزار لی ہے، اِس وقت اللہ تعالیٰ ایثار اور قربانی کی طرف ہمیں بُلا رہا ہے اگر تم نے جو ہمارے ماں باپ ہو ہماری خاطر، (اگر اپنی خاطر نہیں) وہ قربانیاں نہ دیں جن کا اللہ ہم سے مطالبہ کر رہا ہے تو ہماری زندگی تباہ کر دو گے تم لوگ۔ پس آپ کو اگر اپنے لیئے نہیں تو کم از کم اپنی نسلوں کو اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب سے بچانے کیلئے وہ قربانی دینی پڑے گی جس کی توقع اللہ ہم سے آج کر رہا ہے اور جس قربانی کے بعد ہم سے وہ وعدے کیئے گئے ہیں کہ جو وعدے پہلی قوموں سے نہیں کیئے گئے۔ ہمیں وہ عظیم بشارتیں ملی ہیں جو پہلوں کو نہیں ملیں۔ ہم سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے اور قرآنِ کریم کے الفاظ میں کہ آخرت اُولیٰ سے زیادہ بہتر ہوگی یعنی جو انعامات اُمّتِ مسلمہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

اسلام کی نشأۃ اُولیٰ

کے وقت ملیں گے، ان انعامات کے مقابلہ میں وہ انعامات بہت بڑے ہوں گے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے وقت اُمّتِ مُسلمہ کو دیئے جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو تیرے سچے متبع بن کر اسلامی تعلیم کے مطابق قرآن کریم کے احکام کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزار دیں گے، اللہ تعالےٰ ان کے وجودوں میں اس قدر برکت رکھے گا کہ جس گھر میں وہ رہیں گے وہ دوسروں کے لئے بھی بابرکت ہو جائے گا، جن دیواروں کو وہ ہاتھ لگائیں گے اُن دیواروں میں برکت رکھی جائے گی، جن کپڑوں کو وہ پہنیں گے اُن کپڑوں کو اللہ تعالےٰ دوسروں کے لئے برکت کا موجب بنادے گا، خیر ہی خیر بھلائی ہی بھلائی برکت ہی برکت اُن کے وجودوں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلے گی۔ ایک دُنیا اُن سے فیض حاصل کرے گی، ایک دُنیا کے وہ اُستاد بنیں گے، ایک دُنیا کی رہبری کا سامان اُن کے ذریعہ سے پیدا کیا جائے گا، ایک دُنیا کو وہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لانے والے ہوں گے۔ دُنیا اپنے ربّ کو بھول چکی ہے، دُنیا آخرت سے غافل ہو چکی ہے، دُنیا نے اپنے محسنِ اعظم محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو پہچانا نہیں۔ آپ لوگوں کو اِس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ دُنیا کو سچائی کے اِس مرکزی نقطہ کی طرف واپس لیکر آئیں اور آپ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اِس مجاہدے میں آپ انتہائی قربانیاں دیں۔ اور آپ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر آپ اس میدان میں انتہائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانیاں دیں گی تو اللہ تعالیٰ کے وہ انتہائی فضل اور برکتیں آپ پر نازل ہوں گی جو پہلی قوموں پر نہیں ہوئیں۔ اس قدر عظیم وعدوں کے بعد اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے میں سستی کرنا ایک عقلمند انسان کا کام نہیں — قرآن کریم صرف پڑھنے کے لئے ایک کتاب نہیں دی گئی یا کوئی تعویذ نہیں کہ اگر گھر میں رکھو یا بازو پر باندھو تو شر سے محفوظ ہو گئے۔ قرآن کریم تو اس لئے نازل کیا گیا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ قرآن کریم میں سینکڑوں احکام پائے جاتے ہیں۔ چھ سو سے زائد احکام بعض اعمال کرنے سے متعلق اور بعض قسم کے اعمال نہ کرنے سے متعلق پائے جاتے ہیں۔ ہر حکم کا جوا ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت کو اپنی گردن پر رکھنا پڑے گا۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو قصور ہے اور ناقص عمل سے وہ اپنے رب کو خوش نہیں کر سکتا۔ جس طرح ایک پیاسا ایک قطرہ پانی پی کر اپنی پیاس نہیں بجھا سکتا۔ جس طرح وہ شخص جسے سخت بھوک لگی ہو ایک لقمہ کھا کر سیری محسوس نہیں کر سکتا۔ جس طرح وہ جو کپڑے کا محتاج ہے صرف سر پر رومال باندھ کر اپنے تن کو ڈھانپ نہیں سکتا اسی طرح قرآن کریم کے بعض حکموں پر عمل کر کے اور بعض کو ٹھکرا کے۔ بعض سے پیار کر کے اور بعض سے نفرت کا مظاہرہ کر کے آپ اپنے رب کو خوش نہیں کر سکتیں سارے قرآن پر عمل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ جب تک یہ جوا پورے کا پورا آپ اپنی گردن پر نہیں رکھیں آپ ان انعامات کی وارث نہیں ہو سکیں جن کی بشارتیں دی گئی ہیں اور آپ ان عذابوں سے بچ نہیں سکیں۔ جن سے اس دنیا کو ڈرایا گیا ہے۔ میں اپنے اس دورہ میں یورپ کے ہر ملک کی توجہ اس طرف پھیرتا آیا ہوں کہ اپنے رب کی طرف واپس آجاؤ ورنہ مٹا دیئے جاؤ گے ہمارا یہ دعویٰ ہمارا یہ بیان ہمارا ان قوموں کو اس رنگ میں جھنجوڑنا محض دعویٰ نہیں ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس نہ ہو۔ میں نے ان کو سمجھایا بڑی وضاحت سے کہ دیکھو بہت سی انہونی باتوں کی خبر ہمیں دی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یعنی جس وقت وہ خبریں دی گئیں وہ انہونی معلوم ہوتی تھیں مگر وہ پوری ہو گئیں۔ اگر میں ایسی پیشگوئیوں کا ذکر تمہارے سامنے کروں تو تم کہو گے کہ ایک واقعہ ہو گیا اور آج ہمیں بتا رہے ہیں۔ بہت سی انہونی باتیں ہیں جن کی خبر دی گئی ہے اور وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں۔ اگر میں ان کا ذکر کروں تو تم سمجھو گے کہ کوئی پاگل انسان تمہارے سامنے باتیں کر رہا ہے۔ مثلاً اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک رؤیا میں یہ دیکھا کہ روس کے ملک میں ریت کے ذروں کی طرح احمدی مسلمان پائے جاتے ہیں تو تم کہو گے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ملک جس کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ زمین سے خدا کے نام اور آسمان سے خدا کے وجود کو بھی مٹا دے گا۔ اس ملک میں اور اس قوم میں

اسلام اور احمدیت

سرایت کر جائے اور وہ اسلام کو قبول کریں اور اللہ سے ایک زندہ تعلق قائم کریں لیکن چونکہ یہ ایک سلسلہ ہے خبروں کا جن میں سے ہر ایک انہونی خبر تھی ان میں سے چند ایک خبریں جن کو دنیا اس وقت سمجھتی تھی کہ ایسا ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ اپنے وقت پر پوری ہو چکی ہیں۔ ایسے واقعات کا پورا ہو جانا اس امر پر دال ہے کہ باقی واقعات بھی جن کی خبر دی گئی ہے ضرور پورے ہوں گے یہ دیکھ کر کہ ایسی ناممکن الوقوع خبریں پوری ہو چکی ہیں۔ ایک عقلمند انسان اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہے کہ ان میں سے جو باتیں ابھی پوری نہیں ہوئیں اور جن کو آج ہماری عقل تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور جن کو ہم انہونی کہتے ہیں یہ بھی اپنے وقتوں پر پوری ہو جائیں گی تو آپ کیا اس بات کے انتظار میں رہیں گی کہ روس میں دہریہ لوگ احمدیت کو قبول کریں اور خدا کے فضلوں کے وارث ہوں۔ خواہ اس انتظار میں آپ کی نسلیں خدا کے فضلوں سے محروم رہ جائیں۔ اس وقت کوئی بھی آپ میں سے اس قسم کا دعویٰ کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گی کہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ بے شک سارے وعدوں سے ہماری نسل محروم ہو جائے۔ ہمارے بچے اللہ تعالیٰ کے قہر اور اس کے غضب کی تجلی کے نیچے پس جائیں اور مٹا دیئے جائیں۔ لیکن ہم یہ قربانیاں دینے کے لئے تیار نہیں۔ یہ جاننے اور سمجھنے کے باوجود جب عمل کا وقت آتا ہے انسان کی طبیعت ہزاروں بہانے ڈھونڈنے لگتی ہے۔ کوئی یہ کہنے لگ جاتی ہے کہ اس ملک میں قرآن کریم کا بتایا ہوا پردہ نہیں ہو سکتا۔ کچھ کہتے ہیں گرمیوں میں روزے نہیں رکھے جا سکتے۔ سردیوں میں رات کی نمازیں نہیں پڑھی جا سکتیں۔ صبح کی نماز اپنے وقت پر ادا نہیں ہو سکتی۔ کس طرح نہیں ہو سکتی۔ میں یہ وضاحت کر دوں کہ قرآن کریم نے برقعے کا پردہ ہمیں نہیں سکھایا۔ لیکن جو بھی قرآن نے کہا ہے اس پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ قرآن کریم نے چادر کے منہ کے اوپر اس طرح ڈالنے کا حکم دیا ہے کہ چہرہ نظر نہ آئے دانستہ نظر آئے۔ اس کی ہزار شکلیں نکل آتی ہیں۔ ایک شکل جو ہے وہ ہمارا برقعہ ہے جو پاکستان، ہندوستان میں رائج ہے۔ گو برقعہ اپنی اس شکل میں ضروری نہیں لیکن پردہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی شکل میں ضروری ہے جو عورت قرآن کریم کے اس حکم کو ٹھکراتی ہے وہ اپنی نسل پر ظلم کر رہی ہے آج۔ وہ اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کے جہنم کی طرف گھسیٹے لے جا رہی ہے۔ حالانکہ دعویٰ اس کا یہ ہے کہ میں اپنے بچوں سے پیار کرتی ہوں۔ یہ اچھا پیار ہے۔ دنیا کی تکلیفوں سے تو تم بچاتی ہو تم اپنے بچوں کو یہ بھی پسند نہیں کرتیں کہ ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ اگر بچہ کو بخار ہو جائے تو گھبرا جاتی ہو۔ ڈاکٹر کو بلاتی ہو۔ ہسپتال میں لے کر جاتی ہو۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر بچے کی صحت پر خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہو۔ اور جس وقت یہ کہا جائے کہ اگر تم قرآن کریم کے احکام پر عمل نہیں کرو گی تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہو گی تو تمہیں کوئی احساس ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا نہیں ہے نماز ہے۔ صبح کی نماز وقت پر پڑھنی چاہئے سوائے اس کے کہ کوئی بیماری وغیرہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک صبح سورج چڑھنے کے بعد نماز پڑھوائی۔ تا کہ ایسے

استثنائی حالات میں

امت محمدیہ کے افراد کے دل گھبرا نہ جائیں کہ کہیں اللہ تعالیٰ کا غضب نہ ان پر نازل ہو جائے کہ صبح کی نماز نہیں پڑھی۔ یہ استثنائی چیزیں ہیں۔ رات خواہ چھوٹی ہو ہم صبح کی نماز وقت پر پڑھ سکتے ہیں اس کے بعد پھر سو سکتے ہیں۔ یہ عادت کی بات ہے۔ اس سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں اس میں۔ میں جب یہاں آیا ہوں تو مجھے بعض باتوں کی وجہ سے یہ احساس تھا کہ ایک مسئلہ بنا لیا ہے کہ چونکہ راتیں چھوٹی ہیں۔ اس لئے صبح کی نماز بے شک سورج نکلنے کے بعد پڑھ لی جائے کوئی حرج نہیں۔ میں نے ان کو اپنے عمل سے بتایا کہ ایسا کرنا ہرگز درست نہیں۔ میرا خیال ہے زیورک میں ہم پونے چار بجے نماز پڑھا کرتے تھے۔ ایک بجے کے بعد میں سویا کرتا تھا۔ ۳ بجے کے قریب اٹھ جاتا تھا اور پھر نماز کے بعد سو جاتا تھا۔ پھر کام سارا دن کرتا تھا۔ بڑا مصروف آدمی ہوں آپ جانتی ہیں۔ جب ڈیوٹی بلاتی تو ہر چیز چھوڑنی پڑتی ہے۔ آج بھی باوجود اس کے کہ کل سے مجھے بخار چڑھا ہوا ہے اور ابھی تک میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ حرارت مجھے محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اپنے پروگرام کو میں ضرور پورا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دیتا ہے۔ صبح سے میں اپنے کام میں لگا ہوا ہوں۔ اگرچہ فجر کے وقت بخار کی وجہ سے میں مسجد میں نہیں آیا لیکن جس وقت [illegible] ہوئی ہے یہاں اس وقت ہی میں نے نماز پڑھی ہے۔ نیند کے متعلق آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایک انسانی دماغ صرف سات یا آٹھ منٹ پوری طرح سوتا ہے اس سے زیادہ نہیں پوری نیند سے مراد یہ ہے کہ جب دماغ کلیتہً سو جاتا ہے اور کسی قسم کی ہوش نہیں رہتی اسے ایسی نیند (قرآن کریم نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے ایک آیت میں) موت کے مترادف ہوتی ہے۔ اگر آٹھ منٹ سے زائد آدمی کا دماغ اس حالت میں رہے تو شاید موت واقع ہو جائے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ چند سیکنڈ اس قسم کی نیند دماغ لیتا ہے پھر وہ نیند سے بیدار ہو جاتا ہے۔ آپ سمجھتی ہیں ہم سوئی ہیں اور دنیا بھی سمجھتی ہے کہ یہ شخص سویا ہوا ہے لیکن حقیقتاً پوری طرح وہ سویا ہوا نہیں ہوتا۔ دس فی صد یا بیس فیصدی وہ سویا ہوتا ہے۔ باقی جاگ رہا ہوتا ہے اس کا دماغ کام کر رہا ہوتا ہے اس وقت لیکن ساری رات میں سات یا آٹھ منٹ ایسے ہیں جب دماغ پوری طرح سو جاتا ہے پوری نیند کی یہ کیفیت سیکنڈوں میں تقسیم ہو کر وقفہ وقفہ سے وارد ہوتی ہے۔ پانچ منٹ بعد دو منٹ بعد دس منٹ بعد چند سیکنڈ ایسے آتے ہیں جب پوری طرح دماغ سویا ہوا ہوتا ہے۔ اب یہ عادت کی بات ہے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ تین گھنٹے کی نیند میں اپنے یہ سات یا آٹھ منٹ پورے کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو سات یا آٹھ گھنٹے میں یہ وقت پورا کرتے ہیں۔ بچے جو ہیں چھوٹے وہ بارہ گھنٹے اور جو بالکل چھوٹے بچے ہیں ڈاکٹر کہتے ہیں کہ انہیں چودہ گھنٹے سونا چاہئے۔ لیکن بچہ جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے اور ذمہ داری اس کے اوپر پڑتی ہے (مثلاً بچپن میں پڑھائی کی ذمہ داری ہے) دماغ کو عادت پڑ جاتی ہے کم وقت میں ان سات یا آٹھ پوری نیند کے لمحات کو لینے کی اور یہ وقت وہ پورا کر لیتا ہے تو اگر آپ وقت پر اٹھ کر نماز پڑھیں اور بعد میں سو جائیں تو اس سے نہ آپ کے جسم کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ آپ کے دماغ کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ آپ کی روح کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ آپ کے دنیا کے کاروبار کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ لیکن آپ کو فائدہ بڑا ہو گا اللہ تعالیٰ کی رضا آپ کو حاصل ہو جائے گی۔ خدا آپ سے خوش ہو گا کہ میرے ان بندوں اور بندیوں نے میری رضا کی خاطر میرے احکام کی پیروی کی۔ یہ ہزاروں اور باتیں ہیں تفصیلی۔ تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصولی طور پر قرآن کریم میں چھ سو سے زائد احکام پائے جاتے ہیں قرآن کریم کے احکام کے مطابق زندگی گذارنا ہمارا فرض ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا دنیا قرآن کریم کو بھول چکی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قرآن کریم کو از سر نو زندہ کیا گیا ہے اور عملاً یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن ہر قسم کی بھلائی قرآن کریم میں ہے۔ آپ قرآن سے باہر، قرآن کریم کے احکام سے باہر، قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے کے بغیر صحیح معنوں میں خیر حاصل ہی نہیں کر سکتیں۔ یہ خدا کا فرمان ہے۔ خدا کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کے احکام سے باہر دنیا کی عارضی خوشیاں شاید آپ کو مل جائیں اور شاید وہ بھی نہ ملیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ حقیقی خوشی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے وہ آپ کو نہیں مل سکتی اس وقت ہزاروں کی تعداد میں

ہماری جماعت میں

ایسی بہنیں ہیں جو اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق کا مظاہرہ کر رہی ہیں ہڈرسفیلڈ میں ایک عیسائی عورت نے مجھ سے سوال کیا کہ ایک عیسائی اور ایک مسلمان میں کیا فرق ہے۔ میں نے پوچھا تمہارا سوال یہ ہے کہ ایک سچے عیسائی اور ایک سچے مسلمان میں کیا فرق ہے۔ اس نے کہا ہاں یہی میرا سوال ہے۔ میں نے کہا تو جواب سنو۔ میں نے کہا ایک سچے مسلمان کا سچا حقیقی اور زندہ تعلق اپنے رب سے ہوتا ہے لیکن اس قسم کا تعلق کسی عیسائی میں نہیں خواہ اس کو تم سچا عیسائی کہو یا جھوٹا عیسائی کہو اور یہ ایک ایسا بنیادی فرق ہے جو سچے مسلمان اور ایک عیسائی میں امتیاز پیدا کرتا ہے وہ ایک عورت تھی یہ سوال کرنے والی میں نے اُس کو کہا کہ میں تمہیں ایک احمدی عورت کا ایک قدرت کا جو مشاہدہ تھا اور ذاتی تجربہ تھا وہ بتاتا ہوں اس سے تمہیں پتہ لگے گا کہ جب میں یہ کہتا ہوں کہ ہمارا ہم میں سے لاکھوں کا زندہ تعلق اپنے رب سے ہے تو اس کے کیا معنی ہیں گو تمہارے لئے تو یہ سمجھنا بھی مشکل ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ ۱۹۶۵ء میں ہماری ہندوستان سے جنگ ہوئی۔ ایک احمدی عورت کا لڑکا میجر سیالکوٹ کے محاذ پر بھیجا گیا۔ آپ سب جانتی ہیں کہ بڑی سخت جنگ تھی اور خصوصاً سیالکوٹ کے محاذ پر پہلے چار پانچ دن تو اتنی شدید جنگ تھی کہ تصور میں بھی نہیں لا سکتیں آپ۔ اور ہمارا ایک بریگیڈ ان کی تین ڈویژن کے مقابلہ میں لڑ رہا تھا کیونکہ اچانک حملہ ہوا تھا اور فوجیں وہاں نہیں پہنچ سکی تھیں۔ اس میجر کی ماں کو طبعاً یہ خیال تھا کہ میرا بچہ پتہ نہیں بچتا ہے یا مارا جاتا ہے۔ مامتا بڑی جوش میں تھی ایسے وقت میں ایک ماں اپنے اُس بچے کو جو لڑائی کے وقت محاذ پر ہو کیسے بچا سکتی ہے۔ کوئی چارہ نہیں اس کے پاس سوائے ایک احمدی ماں کے جس کے پاس طاقت ہے کہ وہ اپنے رب کے حضور جھکے اور دعائیں کرے اس کے لئے چنانچہ رات کو وہ بڑھیا بیٹھ گئی اور اس نے دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے خدا میرے بچے کی حفاظت کا سامان کر اور مجھے تسلی دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے یہ بتایا کہ آسمان سے فرشتوں کا نزول پاکستان کی حفاظت کیلئے ہو چکا ہے۔ اس نے دعا نہیں چھوڑی۔ اس نے کہا اے خدا تیری ممنون ہوں کہ مجھے تو نے یہ خبر دی ہے لیکن میری تسلی نہیں ہوئی مجھے تو یہ پتہ لگنا چاہیئے کہ میرے بچے کی حفاظت ہوگی یا نہیں۔ اس کو اسی رات دوسری دفعہ یہ بتایا گیا کہ سیالکوٹ کے محاذ پر فرشتوں کو مسلمان فوجوں کی حفاظت کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ اس کی پھر بھی تسلی نہیں ہوئی کیونکہ فوج کی حفاظت کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ کوئی شخص بھی مارا نہ جائے۔ بلکہ اگر عام طور پر سو میں سے مثلاً دو آدمی شہید ہو جاتے ہیں یا زخمی ہو جاتے ہیں لیکن اگر ہزار میں سے دو آدمی شہید یا زخمی ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ نمایاں حفاظت کا مظاہرہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوئے ہیں اور سو میں سے دو کی بجائے صرف ہزار میں سے دو شہید یا زخمی ہوئے ہیں اس نے کہا خدایا میری اب بھی تسلی نہیں ہوئی۔ مجھے یہ بتا کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کوئی سامان تو نے کیا ہے یا نہیں۔ تیسری دفعہ اُسی رات میں اللہ تعالیٰ نے اس کو بشارت دی کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا بھی سامان کر دیا گیا ہے۔ تو یہ وہ زندہ تعلق ہے جو احمدیت ایک احمدی عورت یا احمدی مرد یا احمدی بچے کا اپنے رب سے پیدا کرتی ہے۔ اتنی بڑی نعمت کو چھوڑ کر دنیا کی طرف جھکنا عقل کی بات کب ہے؟ بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ اطلاع دی ہے دنیا کو اور میں وارننگ (Warning)

عہ قوم کو دنیا چلا آیا ہے کہ یا تو تم اپنے رب کی طرف واپس آؤ ورنہ تم مٹا دیئے جاؤ گے اور جب کہ آپ کو یہ بشارتیں دی گئی ہیں کہ آپ قربانی کے مطالبات کو بشاشت سے قبول کریں گی اور اسلام کا جھنڈا اپنی گردنوں پر دیکھیں گی اور

قرآن کریم کے احکام

پر عمل کریں گی تو آپ پر وہ نعمتیں نازل ہوں گی جو پہلوں پر بھی نازل نہیں ہوئیں ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے قدموں میں لا کر ڈال دیا تھا۔ دو بڑی قومیں تھیں اُس وقت روم کی اور ایران کی جو ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھیں مسلمانوں سے اُن کی گردنیں کٹوا دیں۔ خدا نے۔ کیونکہ ان کی گردن کاٹنے کے لئے جو اسلام کو تباہ کرنا چاہتے تھے آسمان سے فرشتے نازل ہوتے تھے۔ یہ تو ایک بہانہ ہے کہ مسلمان ٹوٹی ہوئی تلواریں لے کر ان کے مقابلہ پر چلے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جو نظارے نشأۃ اولیٰ میں تیرے سپاہی دیکھیں گے ان سے وسیع تر اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے تیرے وہ فدائی دیکھیں گے جو بعد میں پیدا ہونے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اور جو انعام آپ لوگوں کے لئے اس دنیا میں خدا نے مقدر کیا ہے

. . . .

. . . وہ ان لوگوں کے لئے مقدر نہیں تھا جو بعثت نبوی سے ۳۰۰ سال بعد پیدا ہوئے۔ دیکھو اسلام فاتح ہوا اور پھر تنزل میں چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ اب کے جب اسلام فاتح ہوگا اور دنیا پر چھا جائے گا تو کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ پھر قیامت تک غیر مسلم چوہڑے اور چماروں کی طرح دنیا میں رہ جائیں گے۔ یہ الفاظ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استعمال کئے ہیں۔ چوہڑے چماروں کی طرح وہ دنیا میں رہیں گے۔ آپ یہ پسند کرتی ہیں کہ آپ کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اس کی برکتوں اور اس کے فضلوں کی وارث بنیں یا آپ یہ پسند کرتی ہیں کہ آپ کی نسلیں چوہڑوں اور چماروں میں شامل ہونے والی ہوں اگر آپ چاہتی ہیں اور یقیناً آپ میں سے ہر ایک عورت یہ چاہتی ہے کہ آپکی نسل اور ان کی اولاد اور پھر ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوں تو اس وقت آپ کو بہت سی قربانیاں دینی پڑیں گی ان کے لئے پھر دنیا بدل جائے گی اسلام کا غلبہ ہوگا۔ پھر اس رنگ کی قربانی کا سوال نہیں ہوگا۔ آج تو ہم کہتے ہیں کہ جو قرآن نے پردہ کہا ہے وہ کرو۔ کوئی ہمارے پاس دنیا کی طاقت نہیں ہے۔ اگر آپ ہماری یہ بات مانتی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرتی ہیں۔ یہ ثواب ان عورتوں کو نہیں ملے گا جو آپ کی قربانیوں کے نتیجہ میں خدا کا فضل حاصل کرنے والی ہوں گی۔ کیونکہ اس وقت حکومت کہے گی کہ جو ننگے منہ باہر نکلیں گی اس کو سزا دی جائے گی۔ پھر دیکھیں کون نکلتی ہے باہر۔ آج تو آپ آزاد ہیں۔ دو راستے ہیں آپ کے سامنے۔ جس کو چاہیں اختیار کریں اُس وقت صرف ایک راستہ ہوگا۔ دوسرا راستہ ہی کوئی نہیں ہوگا۔ اور ثواب بھی کوئی نہیں ہوگا۔ اس وقت صحیح راستہ اختیار کرنا یا نہ کرنا آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اور صحیح راستہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں اس وقت آپ کو بڑے انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے وعدے تو پورے ہونے ہیں۔ مجھے تو یہ فکر رہتی ہے کہ کہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح اگلی نسل میں پورے نہ ہوں۔ میرے دل میں یہ شدید خواہش ہے میں سمجھتا ہوں آپ میں سے بھی ہر ایک کے دل میں شدید خواہش ہوگی کہ یہ وعدے جلدی پورے ہوں ہم بھی دیکھیں ہماری نسلیں بھی دیکھیں۔ چالیس سال ان کو خدا نے جنگلوں میں ڈالا تھا۔ پھر ایک نئی نسل پیدا ہوئی۔ ان کی پھر ایک نئے رنگ میں تربیت اللہ تعالیٰ نے کی۔ تب وہ وعدہ جا کر پورا کیا۔ بشارت تو بہر حال پوری ہوتی ہے۔ لیکن بشارت کے متعلق یہ وعدہ نہیں کہ اُس نسل کے حق میں بھی پوری ہوگی۔ جو خدا تعالیٰ کا کہنا ہی نہ مانے۔ پس بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے اس وقت جو احمدی ہیں سمجھدار بڑی عمر کی عورتیں بھی اور [illegible] ان کے اوپر۔ اس ذمہ داری کو صحیح طور پر ادا کرنے کے نتیجے میں ہم ان عظیم بشارتوں کو قریب تر لا سکتے ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں۔ ۔۔ اگر ہم سستی کریں یا اگر ہم غفلت سے کام کریں تو خدا کا وعدہ تو پورا ہو گا۔ لیکن اس کے فضل آپ پر نہیں نازل ہوں گے نہ آپ کی نسلوں پر۔ پھر اس کے فضل اُن نسلوں پر نازل ہوں گے جو خدا کی راہ میں انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گی۔ اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیں گی بھی بشاشت سے وہ قربانیاں اسی لئے خدا تعالیٰ کی رضا کے ٹھنڈے سائے میں وہ رہنے والی ہوں گی۔ میرا دل یہی کرتا ہے، آپ کا دل بھی یہی کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے وہاں سے شروع ہو کر قیامت تک نہ چلیں بلکہ ہم سے شروع ہو کر قیامت تک چلیں تو اس چیز کو سامنے رکھیں آپ۔ جماعت کے لئے اسلام کے غلبہ کے لئے یہ زمانہ بڑا نازک ہے۔ اس بڑے نازک دور میں ہماری جماعت داخل ہو چکی ہے اور انتہائی قربانیوں کا اس وقت حالات مطالبہ کر رہے ہیں اور شاید اور بھی مطالبہ کریں۔ ان مطالبات کے مطابق آپ کو اپنی زندگیاں گزارنی ہوں گی اور مطالبات کے مطابق آپ کو جان کی، مال کی، وقت کی، خواہشات کی اور عادات کی قربانی دینی پڑے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم

اسلام کی آخری فتح

کو قریب تر نہیں لا سکتے اور اس کے بغیر موجودہ نسل جو ہے وہ ان انعاموں کی وارث نہیں بن سکتی جن انعاموں کا ان کو وعدہ دیا گیا ہے جہاں تک لجنہ اماء اللہ کا تعلق ہے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ کام ہی کوئی نہیں ہو رہا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ان رفعتوں تک ابھی ہم نہیں پہنچے جن تک ہمیں پہنچنا چاہیئے بعض لحاظ سے بعض لجنات (میں ساری دنیا کی لجنات کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی تعریف کرنے لگا ہوں کیونکہ آپ کے کام کی تو زیادہ تفصیل کا مجھے علم ہی نہیں۔) مردوں سے آگے نکل جاتی ہیں۔ طبیعت ایک لحاظ سے خوش ہوتی ہے اور ایک لحاظ سے غصہ بھی آتا ہے کہ مرد کیوں پیچھے رہ گئے۔ مثلاً وقف عارضی کا جو ابھی سلسلہ شروع ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب ہے اور بڑے اچھے نتائج نکل رہے ہیں اس وقت تک تقریباً دو ہزار وفود چار ہزار افراد پر مشتمل اپنے خرچ پر پندرہ دن باہر لگا آئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ چار ہزار ہفتے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ۷۰ سال کا زمانہ۔ سب کو شامل کر کے وقف عارضی کا مجموعی زمانہ ستر سال ہے۔ ستر مبلغ ایک سال میں جتنا کام کر سکتے ہیں وہ وقف عارضی سے ہوا۔ ان کے سپرد یہ بھی کام کیا گیا تھا کہ یہ تعلیم قرآن کی مہم کو جاری کریں۔ اور اگر جاری ہو تو نگرانی کریں۔ تو بیسیوں مقامات سے یہ رپورٹیں آئیں کہ یہاں عورتیں زیادہ قرآن کریم جانتی ہیں۔ مردوں کی نسبت اور بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں سو فیصدی احمدی عورت قرآن کریم پڑھ سکتی ہے اور احمدی بچی ایک بھی ایسی نہیں جسے عمر کے لحاظ سے قرآن کریم پڑھ لینا چاہیئے اور اس نے ابھی نہ پڑھا ہو۔ اور عمر کے لحاظ سے قرآن کریم جس کو پڑھنا چاہیئے تھا وہ نہ پڑھ رہی ہو یعنی ایسا انتظام ہے کہ چھوٹی بچیاں بھی قرآن کریم پڑھ رہی ہیں۔ اب اگر پاکستان کی بیسیوں لجنات ایسی ہوں یا بیسیوں احمدی جماعتیں ایسی ہوں جہاں کی احمدی بہنیں اور احمدی بچیاں قرآن کریم یا پڑھ چکی ہوں یا پڑھ رہی ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ لنڈن کی لجنہ یا یہاں کے اور مقامات کی لجنات سے پیچھے رہ جائے۔

(باقی)

ولادت

مکرم عبد اللطیف صاحب خالد بی اے گنج مغل پورہ لاہور کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۷ ہجرت مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ بوقت ۱۲ بجے دوپہر پہلا لڑکا تولد ہوا ہے نومولود محترم مولوی عبد الحکیم صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حلقہ گنج مغل پورہ کا پوتا اور مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے۔ دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے اور اپنے گوناگوں فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

خلیل پولٹری فارم ربوہ
کیلئے
ایجنٹ حضرات کی ضرورت

ہمیں اپنی ہیچری HATCHERY کے چوزے فروخت کرنے کے لئے ایجنٹس کی ضرورت ہے معقول کمیشن اور رعایات دی جائیں گی۔

ریٹ: بے شمار انڈے دینے والی نسل کے لئے یک روزہ ۹۰٪ پٹھیاں ۲/- روپے سینکڑہ
یک روزہ مرغ ۵۰٪ روپے برائلرز ۱۵۰/- (مینیجر)

دعائے نعم البدل ۔ میرا اکلوتا لڑکا عامر جاوید بعمر ۳½ سال ۵ مئی ۱۹۷۲ء کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے

(محمد یونس جاوید۔ لاہور)

انصار اللہ کے عہدیداران توجہ فرمائیں

گزشتہ سالانہ اجتماع پر ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ سے مالی میدان میں جس رنگ میں تیز گامی کی توقع کی ہے اس کے پیش نظر ضرورت ہے کوشش کو تیز سے تیز تر کر دیا جائے تا اس توقع کو پورا کر کے زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا جا سکے۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین اضلاع و مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں سات ماہ گزر چکے ہیں مگر بعض مجالس کے ابھی تک انتخابات قائدین نہیں ہوئے۔ اس لئے جملہ قائدین اضلاع و مجالس اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد تر انتخابات قائدین کروا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ پیٹ کے اپریشن کے لئے سرگودھا تشریف لے گئی ہیں۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

(رفیق احمد جاوید۔ محلہ دار النصر شرقی ربوہ)

۲۔ میرے ہم زلف مرزا بشیر احمد صاحب بیگ کی ہمشیرہ سکینہ بی بی زوجہ مرزا الیاس بیگ صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے ان کی مکمل شفایابی کے لئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام محمد حق معلم وقف جدید۔ گرمولہ ورکاں۔ ضلع گوجرانوالہ۔)

۳۔ خاکسار گزشتہ دس دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے سخت کمزوری ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ظفر احمد بشیر ان فیکٹری لاہور)

۴۔ میرے ابا جان سید آفتاب احمد بخاری کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ بیماری کا دائیں طرف اثر ہے اب وہ بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احمدی بہن بھائی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت یاب کرے۔ آمین (سیدہ ناہید رعنا۔ سمن آباد لاہور)

نوٹس نیلام — میونسپلٹی چنیوٹ

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ بلدیہ چنیوٹ اپنی آمدنی ٹال ٹیکس برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء (۱/۷/۷۲ تا ۳۰/۶/۷۳) مورخہ ۱۳/۶/۷۲ کو بوقت ۴ بجے شام میونسپل آفس میں نیلام کرے گی۔

بولی دہندگان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ بولی دینے سے قبل مبلغ پانچ ہزار روپیہ زرضمانت بولی جمع کرائیں۔ جو کہ نیلام کے اختتام پر ناکام بولی دہندگان کو واپس کر دی جائے گی۔

نیز کامیاب بولی دہندہ کو کل زرپٹہ کا ۱/۴ حصہ بطور زرپیشگی مع کل زرپٹہ کا ایک فیصد زرضمانت بولی ختم ہونے کے بعد فوری طور پر داخل کرنا ہوگا۔ بقیہ زرپٹہ دس برابر ماہوار اقساط میں (پہلی قسط یکم اگست ۱۹۷۲ء کو قابل ادائیگی ہوگی۔) وصول کیا جائے گا

دیگر شرائط اوقات کار دفتر میں دفتر میونسپلٹی سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ اور موقع پر بھی پڑھ کر سنائی جاویں گی۔

المشتہر

ضیاء الرحمن انصاری
ایڈمنسٹریٹر بلدیہ چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں ضرور بھجوا دیں مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کیلئے پہلی ضروری چیز ایمان کی درستی اور اصلاح ہے

ایمان کی درستی کی ایک اہم علامت ایمان بالغیب ہے یعنی خدا، ملائکہ، قیامت اور رسولوں پر ایمان لایا جائے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"تقویٰ کے لئے پہلی ضروری چیز ایمان کی درستی ہی ہے۔ قرآن کریم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے کہ یؤمنون بالغیب۔ ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں متقی کیسے بنوں۔ پس اس کی پہلی علامت ایمان بالغیب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ قیامت اور رسولوں پر ایمان لانا۔ پھر اس ایمان کے نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہے اللہ تعالیٰ۔ ملائکہ۔ قیامت اور رسالت نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس کے دلائل قرآن کریم نے مہیا کئے ہیں اور وہ دلائل ایسے ہیں کہ انسان کے لئے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مگر کئی لوگ ہیں جو غور نہیں کرتے۔ آج کل ایمان بالغیب پر لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں بعض لوگ ان کا تمسخر اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم تعلیم یافتہ ہو کر خدا کو مانتے ہو۔ پھر قیامت اور مرنے کے بعد اعمال کی جزا سزا پر بھی لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ ملائکہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام اور دین لانے والے ہیں۔ اور یہ سب ابتدائی صداقتیں ہیں مگر لوگ ان سب باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ یہ سارا ایک ہی سلسلہ ہے۔ اور جس نے اس کی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا وہ ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب میں شامل ہے اور یہی توکل کا مقام ہے۔ ایک شخص اگر دس سیر آٹا کسی غریب کو دیتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا اجر اسے ملے گا تو وہ گویا غیب پر ایمان لاتا ہے وہ کسی حاضر نتیجہ کے لئے یہ کام نہیں کرتا بلکہ غیب پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی ایسا کرسکتا ہے بلکہ جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا وہ بھی اگر کوئی ایسی نیکی کرتا ہے تو غیب پر ایمان کی وجہ سے ہی کرسکتا ہے۔ فرض کرو کوئی شخص قومی نقطۂ نگاہ سے کسی غریب کی مدد کرتا ہے تو بھی یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ اگر کسی وقت مجھ پر یا میرے خاندان پر زوال آیا تو اسی طرح دوسرے لوگ میری یا میرے خاندان کی مدد کریں گے۔ تو تمام ترقیات غیب پر مبنی ہیں کیونکہ بڑے کاموں کے نتائج فوراً نہیں نکلتے اور ایسے کام جن کے نتائج نظر نہ آئیں حوصلہ والے لوگ ہی کرسکتے ہیں قربانی کا مادہ بھی ایمان بالغیب ہی انسان کے اندر پیدا کرسکتا ہے۔ گویا قرآن کریم نے ابتداء میں ہی ایک بڑی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کردی چنانچہ وہ صحابہؓ جو بدر اور احد کی لڑائیوں میں لڑے کیا وہ کسی ایسے نتیجے کے لئے لڑے تھے جو سامنے نظر آرہا تھا۔ نہیں بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا۔"

(مشعل راہ ص۳۱۸ - ۳۱۹)

گمشدہ بچہ!

ایک چھوٹا بچہ جس کا نام منور احمد والد کا نام احمد ہے پانچ چھ سال عمر جسم موٹا رنگ کالا۔ شلوار ملیشیا پہنے ہوئے تھے جمعرات یکم جون دوپہر سے گم ہے۔ ربوہ کے علاوہ چنڈ بھروانہ اور گھسیانہ میں بھی رہا ہے اگر کسی دوست کو کچھ علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

محمد خان ارائیں۔ دارالبرکات
معرفت ولی محمد ٹھیکیدار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی لڑکی امۃ الرشید بیگم مع تین بچوں کے اپنے میاں کے پاس لندن جارہی ہے احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ بخیریت سے پہنچائے (مرزا فتح دین ربوہ)

دی ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ ربوہ

حصہ داران کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ھذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کمپنی کا غیر معمولی اجلاس عام کمپنی ھذا کے رجسٹرڈ دفتر میں ۲۵ر جون ۱۹۷۲ء بوقت ۸ بجے صبح مندرجہ ذیل امر کے لئے منعقد ہوگا۔

کمپنی کے سات ڈائریکٹران کا مجموعی ووٹوں کی بنا پر مطابق دی کمپنیز (مینیجنگ ایجنسی اینڈ الیکشن آف ڈائریکٹرز) آرڈر ۱۹۷۲ء انتخاب کرنا ہے۔

کمپنی کی منتقلی حصص کی کتابیں مذکورہ اجلاس کے لئے ۱۲ر جون تا ۲۵ جون بشمول ہر دو ایام بند رہیں گی۔

حسب الحکم بورڈ
ظہور احمد چیئرمین

ربوہ
مورخہ ۵ر جون ۷۲ء

نوٹ: حصہ داران سے درخواست ہے کہ ڈائریکٹران کے انتخاب کے سلسلہ میں ڈائریکٹر کے عہدہ کے لئے اپنے نام کی پیش کش یا کسی دوسرے حصہ دار کو امیدوار تجویز کرنے کی دستخط شدہ تحریری اطلاع کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۷۲ء تک یا اس سے پیشتر موصول ہونی چاہیئے۔

ظہور احمد چیئرمین

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

خرطوم ۵ر جون۔ صدر بھٹو کے دورہ سوڈان کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ سوڈان پاک وہند تنازعہ میں پاکستان کی مکمل اور غیر مشروط حمایت کرتا ہے۔ سوڈان کا موقف یہ ہے کہ برصغیر میں پائیدار امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ بھارت اور پاکستان کی فوجیں جموں و کشمیر میں اپنی سابقہ پوزیشن پر چلی جائیں اور جنگ بندی لائن کا پورا پورا احترام کریں۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ بھارت پاکستان کے جنگی قیدیوں کو فوراً واپس کردے پاکستان نے یقین دلایا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ تنازعہ میں عربوں کے موقف کی پوری حمایت کرتا ہے۔

صدر بھٹو نے ایک بیان میں سوڈان کے ساتھ اپنی بات چیت کو انتہائی تسلی بخش قرار دیا۔ اور مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دینے پر سوڈان کا شکریہ ادا کیا۔ جنرل نمیری نے ایک تقریب میں صدر بھٹو کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو گزشتہ دنوں جن حالات میں سے گزرنا پڑا سوڈان اسے بڑی تشویش کی نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہر ملک کو آزاد رہنے کا حق حاصل ہے اور دوسروں کی طرف سے مداخلت کے خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔

سری نگر ۵ر جون۔ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے شیخ محمد عبداللہ کے داخلہ پر سے پابندی اٹھالی ہے۔ واضح رہے کہ کشمیری لیڈر شیخ عبداللہ پر عرصہ سے یہ پابندی عائد تھی کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں داخل نہیں ہوسکتے تھے۔

پشاور ۵ر جون۔ مرکزی وزیر جناب حیات محمد خان شیرپاؤ نے یقین دلایا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں نوشہرہ۔ مردان۔ چارسدہ۔ اور پشاور میں نجی استعمال کے لئے سوئی گیس کی سپلائی شروع کردی جائے گی۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۹/۶/۷۲ء یوم جمعہ بوقت ۸ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ کم از کم معیار جسمانی۔ قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی = ۳۲-۳۰ وزن = ۱۰۷ پونڈ۔ تعلیم کم از کم تین جماعت عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)